آئیے

قرآن حفظ کریں

اے میرے اللہ مجھے
باعمل حافظِ قرآن بنا

باہتمام : محمد قاسم عطاری، قادری ہزاروی

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

الحمد للّٰہ ربِّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ﷽ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ﷽

گذشتہ سات سال سے میں کئی مدارس میں قرآن شریف پڑھانے کا کام سرانجام دیتا رہا۔ اِس دَوران مجھے اس بات کا اِحساس ہوا کہ شروع شروع میں بچے بڑے جوش وخروش سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کرتے ہیں اور پھر جیسے جیسے وقت گزرتا ہے یہ سُست ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور اکثر طلبہ دورانِ حفظ شیطان کی باتوں میں آکر حفظ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ طالب علم ایسے بھی دیکھے جو آگے تو بڑھ رہے ہیں مگر پچھلا سب کچھ بھولتے جارہے ہیں۔ انہی باتوں کے پیشِ نظر میرے ذِہن میں یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی کتاب اس موضوع پر لکھی جائے کہ جس کو پڑھ کر ہمارے یہ مستقبل کے ننھے منّے حفاظ راہنمائی حاصل کرسکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اِس کام کا آغاز کردیا اور پھر اِس کی رحمت سے اس کتاب کو مکمل کیا۔ اُمید ہے طلبہ کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

جن بچوں کو اُردو پڑھنا نہیں آتی اُن کے والدین کو چاہیے کہ وہ اُن کو یہ کتاب پڑھ کر سنائیں۔

بچوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی اِس کتاب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب اُن لوگوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوگی جو بیچ میں حفظ چھوڑ دیتے ہیں یا حفظ کرکے بھلا دیئے جاتے ہیں۔

کتاب لکھتے وقت یہ خیال رکھا گیا ہے کہ انداز آسان اور عام فہم ہو کیونکہ ہمارے مدارس کے شعبۂ حفظ میں اکثریت چھ سے سولہ سال تک کے بچوں کی ہوتی ہے۔ اس لئے کتاب کو کہانی کی شکل میں لکھا گیا ہے تاکہ پڑھنے میں دلچسپی قائم رہے۔ قصص اور حکایات سے بچوں کو ویسے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔

پھر بھی اگر طلبہ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئے تو اُسے اپنے کسی بڑے سے پوچھ لیں آخر میں اِلتجا ہے جو جو کتاب سے فائدہ اٹھائے اِس خاکسار کو دعاؤں میں یاد رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں موت نصیب فرمائے۔ (آمین)

یا ربِّ العالمین بجاہِ النبی الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

بلال اٹھ جایئے! مدرسے نہیں جانا کیا؟ بلال کی امی نے بلال کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

امی آج میں مدرسے نہیں جاؤں گا۔ بلال نے بستر پر لیٹے لیٹے جواب دیا۔

کیوں؟ امی نے پھر سوال کیا۔

امی مجھے سبق یاد نہیں ہے۔ قاری صاحب پٹائی لگائیں گے کہ سبق یاد کیوں نہیں کیا اور پھر سارا دِن کھڑا رکھیں گے۔

بیٹا میں نے آپ سے کل کہا تھا کہ سبق یاد کرلیں مگر آپ باہر دوستوں کے ساتھ کھیلتے رہے۔ بلال کی والدہ نے افسوس کے ساتھ کہا۔

بلال کی عمر تقریباً بارہ سال تھی اور اپنے والدین کی خواہش پر قرآن پاک حفظ کر رہا تھا۔ بلال کو مدرسے میں پڑھتے ہوئے یہ تیسرا سال تھا اور اُس نے کل نو پارے حفظ کئے تھے جن میں سے تین پارے اُس کو خوب اچھی طرح یاد تھے، باقی چھ پارے وہ تقریباً بھول چکا تھا۔ بات یہ نہیں تھی کہ بلال کا ذِہن اچھا نہیں تھا بلکہ اصل بات اُس کا پڑھائی سے جی چُرانا تھا اور ایک بہت بڑی وجہ مدرسے سے چھٹیاں کرنا تھی۔ شروع میں بلال پڑھنے میں بہت تیز تھے مگر رفتہ رفتہ شیطان کے وَرغلانے پر وہ بالکل ڈَل ہو کر رہ گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ استاد جو اُن کی پڑھائی سے بہت مطمئن اور خوش تھے اب اُن کے نہ پڑھنے کی وجہ سے سخت پریشان اور ناراض رہتے تھے۔ بلال صبح آٹھ بجے مدرسے جاتے اور شام پانچ بجے واپس آنیکے بعد چائے سے فارغ ہو کر باہَر دوستوں میں کھیلنے نکل جاتے۔ عشاء سے پہلے گھر آتے اور کھانا کھا کر سوجاتے اور جب فجر میں امی اٹھاتیں تو بستر پر کروٹیں بدل کر سوجاتے کہ ابھی بہت دیر ہے، ابھی تو پورا گھنٹہ پڑا ہے۔ غرض اسی طرح سے مدرسے سے جانے کا ٹائم قریب آجاتا اور یہ امی کو کہہ دیتے کہ میں نے سبق تو یاد کیا نہیں میری پٹائی ہوگی، لہٰذا میں مدرسے نہیں جارہا۔ بلال کے والد بھی اُس کی اِن عادتوں کی وجہ سے بہت پریشان اور فکرمند تھے۔

بلال کی جب آنکھ کھلی تو صبح کے دس بج رہے تھے۔ بلال نے ایک انگڑائی لی اور اُٹھ بیٹھے کہ آج پھر میں نے چھٹی کی ہے اس لئے خوب مزہ آئے گا۔ جلدی جلدی مُنہ پر پانی کی چھینٹیں ماریں اور کمرے سے باہر نکل آئے۔ جب وہ کھانے کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ماموں جان آئے ہوئے ہیں جو چائے پی رہے ہیں۔ بلال کے ماموں حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی تھے اور جب وہ آتے تھے تو بلال سے خوب مزے مزے کی باتیں کرتے تھے۔

السلام علیکم! بلال نے ماموں کو سلام کرتے ہوئے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ! ماموں جان نے ہاتھ ہلاتے ہوئے محبت سے جواب دیا۔ بلال ہاتھ ملانے کے بعد سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔

اور سنایئے بلال میاں آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

الحمدللہ ربِّ العالمین علیٰ کُلِّ حال (بلال نے جواب دیا)

بیٹا آج آپ مدرسے نہیں گئے؟ ماموں نے بڑی شفقت سے پوچھا۔ وہ ماموں دراصل......میں نے سبق یاد نہیں کیا تھا اس لئے......(بلال نے اٹک اٹک کر جواب دیا)

اوہ بیٹا بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ جیسے ذہین بچے نے سبق یاد نہیں کیا۔ ماموں نے آہستگی سے کہا اور بلال شرمندہ ہو کر رہ گئے اور نیچے دیکھنے لگے اور بیٹا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے منہ بھی صحیح سے نہیں دھویا ہے کیا بات ہے آپ پہلے جیسے اچھے بچے نظر نہیں آرہے (جواب میں بلال خاموش ہی رہے) امی تو بہت کہتی تھیں مگر وہ سنتے ہی کب تھے اور اب اُسے ماموں کے سامنے شرمندگی ہو رہی تھی۔

اچھا چھوڑیئے ان باتوں کو یہ بتائیں کہ آپ کے کتنے پارے حفظ ہو چکے ہیں؟

جی نو پارے۔

بس نو پارے! ماموں کو ایک جھٹکا لگا۔ بیٹا جب میں چھ ماہ پہلے یہاں آیا تھا تو آپ کے آٹھ پارے ہوئے تھے اور اب چھ ماہ میں آپ نے صِرف ایک پارہ حفظ کیا ہے۔ چچ چچ ماموں نے افسوس سے سَر ہلاتے ہوئے کہا (اب بلال کیا کہتے، سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے) اِس سے پہلے کہ ماموں کچھ کہتے، بلال کی والدہ نے بلال کیلئے ناشتہ لگانا شروع کردیا۔ چلئے بلال بیٹا ناشتہ کرلیں۔ امی نے بلال سے مخاطب ہو کر کہا۔

آیئے ماموں آپ بھی آئیں نا۔ بلال نے ماموں سے کہا۔

بَارَکَ اللّٰہ عزوجل (اللہ عزوجل برکت دے) آپ ناشتہ کرلیں ناشتہ کرنے کے تھوڑی دیر بعد آپ نہا کر فارغ ہو جائیں اتنی دیر میں میں کچھ ضروری کام نمٹالوں پھر لائبریری میں بیٹھ کر گپ شپ کریں گے۔ (ماموں نے اٹھتے ہوئے کہا)

بلال اپنے ماموں کی ہدایت کے مطابق ناشتے اور غسل سے فارغ ہوکر اپنی لائبریری میں آکر بیٹھ گئے اور ماموں کا انتظار کرنے لگے۔تھوڑی دیر بعد ماموں لائبریری میں داخل ہوئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ (ماموں نے بیٹھتے ہوئے کہا)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ (بلال نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا)

بیٹھیں بیٹھیں شاباش! ماموں نے کہا اور بلال کو کندھے سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔بیٹا میں جو آپ کو بتاؤں آپ اُن کو غور سے سنیں اِن شاءَ اللہ عزوجل قرآن حفظ کرنا آسان ہوجائے گا اور ایسا کریں ایک کاپی اور پینسل بھی لے آئیں تاکہ آپ چند وظیفے اور اہم باتیں لکھ لیں اور باقی باتیں اپنے ذہن میں محفوظ کرلیں۔

بلال جلدی سے کاپی اور پینسل لے آئے۔بیٹا سب سے پہلے یہ بات ذِہن نشین کرلیں کہ دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں سوائے چند باتوں کے جن کا اختیار ہمارے ہاتھ میں نہیں اور قرآن شریف حفظ کرنا یہ تو بہت آسان، بہت ہی آسان ہے (ماموں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا)

نہیں ماموں یہ تو بہت مشکل کام ہے (بلال نے کہا)

بیٹا یہ تو آپ نے سمجھ لیا ہے نا اس لئے آپ کو مشکل لگتا ہے۔اگر شروع میں انسان یہ سوچ لے کہ یہ بہت مشکل کام ہے تو وہ بھی کچھ نہیں کرسکتا اگر سائنسدان یہ سوچ کر کہ ہوائی جہاز بنانا تو بہت مشکل کام ہے، بھلا یہ کیسے ہوا میں اُڑے گا اور نہ صرف اڑے گا بلکہ اپنے اندر سینکڑوں انسانوں کو بٹھا کر چند گھنٹوں میں دُنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں لے جائے گا۔تو سائنسدان آج تک جہاز ایجاد نہ کر پاتے اور ایک جہاز ہی کیا، آپ ہر طرف دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ انسان نے اپنی کوششوں سے آج کیا کیا چیزیں ایجاد کرلی ہیں۔یہ کمپیوٹر، یہ ٹیپ ریکارڈر جن پر ہم نعتیں اور تلاوتِ قرآن وغیرہ سنتے ہیں، یہ ٹیلی فون کہ میلوں دُور بیٹھ کر بٹن دبا کر بات کرلیتے ہیں۔یہ سب انسان کی مستقل کوششوں ہی کا تو نتیجہ ہے۔خیر یہ تو ذرا مشکل کام ہیں اور قرآن حفظ کرنا تو ان سب کاموں سے آسان اور نیکی کا کام ہے۔تمہیں شاید میری بات کا ابھی تک یقین نہیں آیا، ذرا جلدی سے کنزالایمان اٹھا کر لاؤ (بلال نے حکم کی تعمیل کی) اور ترجمے والا قرآن کنزالایمان اٹھا کر لے آیا۔

بیٹا! اِس کو اپنے ہاتھ سے کھولو اور پارہ نمبر ستائیس میں سورۃ القمر نکالو (بلال جلدی جلدی قرآن کے صفحے پلٹنے لگے) ماموں یہ رہی۔ بلال نے اُنگلی قرآن کی ایک سورت پر رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں بیٹا! اب یہ دیکھیں، یہ کیا لکھا ہے۔

وَلقد یسرنا القرآن لذکر فھل من مدکر ط

ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کیلئے آسان فرمایا، تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

تو بیٹا دیکھو! گویا قرآن خود کہہ رہا ہے کہ یہ یاد کرنے کیلئے آسان ہے اور آگے قرآن چیلنج کر رہا ہے کہ کوئی اسے یاد کر کے دکھائے اور آپ دیکھ لیں کہ ہمارا بچہ بچہ قرآن کریم کو حفظ کر لیتا ہے اور مسلمان تو مسلمان ایک ہندو نے قرآن شریف کے پندرہ پارے زبانی یاد کر لئے تھے۔

اچھا! بلال نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

جی بیٹا! یہ بالکل سچ بات ہے ایک ہندو نے جب قرآن کے پندرہ پارے حفظ کر لئے تو ہمارے ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں تو ہندو ہوں مگر آپ کے قرآن کے پندرہ پاروں کا حافظ ہوں یہ تو بالکل آسان سی کتاب ہے۔ پتہ ہے ہمارے عالم صاحب نے کیا جواب دیا تھا؟

نہیں ماموں جان! بلال نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

بیٹا! انہوں نے کہا تھا کہ دیکھ لو یہی تو ہمارے قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ اپنے تو اپنے ہیں، غیروں کو بھی یاد ہو جاتا ہے اور تمہارے مذہب کی جو مذہبی کتب ہیں وہ اتنی مشکل ہیں کہ تم لوگوں کو بھی یاد نہیں ہوتیں۔ یہ سن کر ہندو واپس چلا گیا۔ یہ واقعہ تفسیرِ نعیمی میں موجود ہے اور بیٹا میں نے جو آپ کو یہ آیت ابھی قرآن میں دکھائی یہ سورۃ القمر میں ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، چار جگہ موجود ہے اور بیٹا! اِس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلّم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اُس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی متضاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ عزوجل کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل و آسان فرما دینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اِس کو یاد کر لیتے ہیں سوائے اِس کے کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو۔

مگر ماموں مجھے تو ایک گھنٹے میں ایک رکوع بہت مشکل سے یاد ہوتا ہے۔ (بلال نے کہا)

بیٹا! اس میں قصور تو آپ کا ہے اصل چیز توجہ ہے آپ کو تو ایک گھنٹے میں ایک رکوع یاد ہوتا ہے اور بچوں کو تین تین گھنٹے میں بھی ایک رکوع یاد نہیں ہوتا۔ خود شروع میں میرا یہ حال تھا کہ آگے یاد کرتا تھا اور پیچھے بھول جاتا تھا مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور مستقل محنت کرتا رہا، بالآخر آج آپ کے سامنے ہوں۔

ماموں مگر قرآنِ پاک حفظ کرنا ضروری تو نہیں ہے۔ میرا دِل تو اسکول پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صبح آٹھ بجے جاؤ، بارہ بجے واپس آؤ اور سارا دن کھیلو اور پھر گرمیوں کے دو ماہ کی چھٹیاں، مزے ہی مزے ہیں، نہ پٹائی نہ کچھ اور اسکول والے پکنک پر بھی لے جاتے ہیں اور یہاں تو بس ڈنڈے کھانے کو ملتے ہیں، صبح جاؤ شام میں آؤ اور پھر دو گھنٹے گھر میں سبق بھی یاد کرو۔ (بلال جب کہنے پر آیا تو کہتا ہی چلا گیا اور ماموں مسکراتے رہے)

بیٹا یہ آپ نہیں بول رہے آپ کے دماغ میں جو شیطان نے باتیں بھر دی ہیں آپ وہ سب بول رہے ہیں۔ اچھا آپ یہ بتائیں، اسکول میں جو پڑھائی ہوتی ہے اُردو، انگلش، حساب، ڈرائنگ، سائنس وغیرہ وہ سب پڑھائی زیادہ افضل ہے یا قرآن پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ (ماموں نے پوچھا)

قرآن پڑھنا۔ (بلال نے مختصر جواب دیا)

تو پھر بیٹا آپ نہیں چاہتے کہ زیادہ اچھا اور بہتر کام کریں۔ اسکول پڑھنا منع نہیں ہے جب آپ حفظ کرلیں گے تو آپ کو اسکول میں بھی پڑھا دیں گے مگر ابھی قرآن حفظ کرلیں نا۔ دیکھیں قرآن پاک کو چھونا ثواب، اس کو پڑھنا ثواب، سننا ثواب، اِس کا سنانا ثواب۔ ماموں نے سمجھاتے ہوئے کہا اور بیٹا آپ نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اسکول جاؤ، مدرسے نہ جاؤں۔ مدرسے میں ٹائم زیادہ لگتا ہے، چھٹیاں کم ملتی ہیں...... ہیں نا؟ (ماموں نے پوچھا)

جی ماموں (بلال نے جواب دیا)

تو بیٹا آپ کا دل تو نماز پڑھنے کا بھی نہیں چاہتا، کیا نماز کو چھوڑ دیں گے کہ یہ بھی ضروری نہیں۔ (معاذ اللہ عزّ وجل)

نہیں ماموں میں نے یہ تو نہیں کہا۔

تو بیٹا میں نے کب کہا ہے، میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ دل تو چاہتا ہے نا کہ فجر میں سوتے رہیں، تو کیا دِل کی بات مانیں گے؟ نہیں! تو بس سمجھ لیں کہ اِسی طرح سے شیطان چاہتا ہے کہ آپ ثواب کے کام کو چھوڑ کر دوسرے کم فائدے والے کام میں لگ جائیں اور آپ یہ سمجھتے ہیں نا کہ اسکول جانے والے بچے مزے کرتے ہیں، گھومتے پھرتے ہیں بلکہ نہیں، وہ اسکول کے ساتھ ٹیوشن بھی پڑھتے ہیں پھر قرآن شریف پڑھنے بھی جاتے ہیں اور چھٹیوں میں اُنہیں ڈھیر سارا کام ملتا ہے اور بیٹا زِندگی تو کام والی ہی اچھی ہوتی ہے، بے کار رہنے، زیادہ سونے یا فضول گھومنے پھرنے کا فائدہ ہی کیا۔ اور پٹائی، پٹائی تو اُنہیں بھی ملتی ہے۔ اور ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ استاد چاہے اسکول کا ہو یا مدرسے کا، ہمیشہ غلطی پر ہی مارتا ہے نا کہ شوقیہ کہ جناب قاری صاحب ناشتہ کر کے مدرسے پہنچے اور ایک دو بچوں کی پٹائی لگانی شروع کردی کہ اپنا ناشتہ ہضم کر رہا ہوں یا ایسے ہی دل چاہ رہا تھا۔

ماموں نے کہا تو بلال کی ہنسی نکل گئی۔

نہیں بیٹا! آواز سے نہیں ہنستے، صرف مسکراتے ہیں کہ آواز ہنسنے کی نہ آئے (ماموں نے نرمی سے کہا)

کیوں ماموں! ہمارے قاری صاحب بھی یہی کہتے ہیں کہ آواز سے نہیں ہنسنا چاہئے (بلال نے دریافت کیا)

بیٹا سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی آواز سے نہیں ہنسے۔ تو پتا چلا کہ آواز سے ہنسنا سنّت کے خلاف ہے اور طبّی طریقے سے آواز سے ہنسنا نقصان دہ ہے کہ دِل کی رگوں میں اُس وقت کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان آواز سے ہنستا ہے اور جب دل کی رگوں میں کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے تو ہارٹ اٹیک کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے علاوہ دل میں خرابی کے سبب کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ استاد کبھی بھی بلاوجہ نہیں مارتے (ماموں سانس لینے کیلئے ذرا رُکے تو بلال نے کہا)

جی ماموں آپ نے ٹھیک فرمایا، ہمارے قاری صاحب بچوں کی پٹائی لگانے کے بعد اُنہیں پیار کرتے ہیں اور سمجھاتے ہیں اور کبھی کبھی تو کوئی تحفہ بھی دیتے ہیں۔

ہاں بیٹا اچھے استاد ایسے ہی ہوتے ہیں ۔ یادرکھیں اگر وہ آپ کو مارنے کے بعد اگر نہ سمجھائیں یا کوئی تحفہ نہ دیں تو اُن سے ہرگز ناراض نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کے دشمن نہیں بلکہ آپ کے روحانی باپ ہیں اور اُن کا آپ پر حق ہے کہ وہ آپ کو ڈانٹیں اور ماریں اور اگر وہ آپ کو ڈانٹیں گے نہیں، ماریں گے نہیں تو آپ پڑھیں گے کیسے؟ شیطان آپ کو کبھی بھی پڑھنے نہیں دے گا، آپ نے غور کیا ہوگا بلکہ کیا آپ نے خود بھی یہی کام کیا ہوگا۔

کیا ماموں جان؟ (بلال نے پوچھا)

ارے بھئی یہی...... جہاں قاری صاحب ذرا کام سے گئے ، وہاں شرارتیں شروع اور جب کلاس میں آئے تو اُن کے ڈر سے پڑھنا شروع کردیا کہ کہیں پٹائی نہ لگ جائے، بس اب پڑھ لو، ورنہ شامت آجائے گی۔

جی ماموں آپ صحیح کہہ رہے ہیں (بلال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا)...... بیٹا یہ بہت بُری بات ہے کہ اُستاد کی نظر ہٹی اور باتیں کرنے لگے آپ یہ بتایئے کہ قرآن شریف ہم کیوں پڑھتے ہیں؟ (ماموں نے پوچھا)

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے (بلال نے جواب دیا)

تو بیٹا اللہ تعالیٰ تو ہر وقت دیکھتا ہے ہم اُس سے کیوں غافل ہوجاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے قرآن پڑھتے ہیں تو چاہے استاد ہو یا نہ ہو، ہم نے قرآن پڑھنا ہے یہ نہیں کہ استاد نہیں دیکھ رہے تو باتیں اور ہنسی مذاق شروع کردیا۔

بیٹا یہ قرآن پاک کی بے ادبی ہے قرآن سامنے رکھا ہو اور ہم فضول باتیں کریں...... اچھا چھوڑیں یہ بتائیں کہ آپ کا قرآن پاک حفظ کرنے کا ابھی تک اِرادہ ہوا ہے یا اتنے بتانے پر بھی نہیں ہوا۔ (ماموں نے سوال کیا)

وہ ماموں اِرادہ تو ہے مگر میں تھک جاتا ہوں، میرا ابھی دل چاہتا ہے کہ کھیلوں اور دوستوں کے ساتھ گھوموں پھروں۔ (بلال نے آہستہ سے کہا)

تو بیٹا کھیلیں، کس نے منع کیا ہے؟ میرے خیال میں آپ نے ابھی تک اپنا ٹائم ٹیبل نہیں بنایا ہے، ہے نا؟ (ماموں نے سوال کیا)

جی ہاں! (بلال نے جواب دیا)

السلام علیکم ماموں جان! بلال کی بہن عائشہ نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ! آؤ بیٹا آؤ۔اسکول سے کب آئیں؟ (ماموں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا)

ماموں میں تو آدھے گھنٹے پہلے آئی تھی، کپڑے بدل کر ہاتھ منہ دھویا، دستر خوان لگایا پھر اُس پر کھانا لگایا اور اب آپ کو کھانے کیلئے بلانے آئی ہوں۔اوہ! ماموں کی طبیعت تو پوچھی ہی نہیں (عائشہ نے شرمندگی سے کہا)

بیٹا میں ٹھیک ہوں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔آپ بتائیں کیسی ہیں؟ (ماموں نے اٹھتے ہوئے کہا)

میں بھی ٹھیک ہوں ماموں۔ (عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا)

چلو بیٹا بلال کھانا کھاتے ہیں۔اُس کے بعد نماز پھر آرام۔اِن شاءَ اللہ عزوجل باقی باتیں شام کو ہوں گی جس میں آپ کو ٹائم ٹیبل بھی بنا کر دوں گا (پھر تینوں لائبریری سے باہر نکل آئے)۔

شام کو ماموں جان، بلال اور ساتھ عائشہ بھی لائبریری میں آکر بیٹھ گئے۔کھانے کے دوران عائشہ نے ماموں کو بتایا تھا کہ اس سال امتحان دینے کے بعد وہ بھی قرآن حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرے گی۔یہ سن کر ماموں جان بہت خوش ہوئے تھے اسلئے شام میں بلال کے ساتھ عائشہ کو بھی ساتھ لے آئے تھے کہ ساتھ ساتھ اس کو بھی بہت ساری اہم اور مفید باتیں بتادیں گے۔

بیٹا آپ دونوں کاپی پینسل لے آئیں (ماموں نے دونوں سے مخاطب ہو کر کہا)

دونوں مطلوبہ چیزیں لے آئے اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے۔

دیکھیں بیٹا! قرآن حفظ کرنے کیلئے پابندیٔ وقت بہت ضروری ہے، اس لئے سب سے پہلے اپنا ٹائم ٹیبل بنائیں، ہمیشہ فجر کے وقت اُٹھیں، وُضو کر کے سب سے پہلے فجر کی نماز پڑھیں۔نماز پڑھنے کے بعد جو سبق آپ کو مدرسے سے یاد کرنے کو ملا تھا اُس کو یاد کریں ایک گھنٹہ تک ضرور ضرور سبق یاد کریں۔اس کے بعد ناشتہ کریں اور مدرسے جانے کی تیاری کریں۔ہمیشہ وقت پر مدرسہ پہنچیں، وہاں سبق دُہرانے کے بعد قاری صاحب کو سنائیں، پھر سبق یاد کریں اور دوپہر کھانے کے وقفے سے پہلے ضرور سنائیں اور پھر اس کے بعد اپنی منزل یاد کر کے وہ بھی سنائیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں جب کبھی سبق، سبقی، منزل استاد کو سنائیں، سنانے سے پہلے کم از کم دو مرتبہ ضرور پڑھیں ایک مرتبہ دیکھ کر اور جس سطر پر پڑھ رہے ہیں، اُس سطر پر انگلی رکھ کر پڑھیں اور دوسری مرتبہ بغیر دیکھے پڑھیں، پھر استاد کو سنائیں۔ اِسی طرح پھر سبقی اور منزل یاد کر کے سنائیں۔ استاد کو سناتے وقت استاد کی طرف نہ دیکھیں اور نہ قرآن سے دیکھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔ اکثر بچے قرآن میں سے جھانک کر سناتے ہیں اور اِس سے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ استاد کو دھوکا دینا ہے اور خود کو بھی، اس طرح آپ وقتی طور پر تو استاد کی مار سے بچ جاتے ہیں مگر اِس طرح سنانے سے آپ کا سبق وغیرہ کچا رہ جاتا ہے۔

شام کو جب آپ کی چھٹی ہو تو گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے سلام کریں، والدین کے ہاتھ چومیں، پھر اگر آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے تو ٹھیک، اللہ عزوجل کا شکر ادا کریں، ورنہ پھر عصر کی نماز ادا کریں۔ اس کے بعد عصر تا مغرب آپ سیر کریں یا ایسی کتابیں پڑھیں کہ جن سے آپ کی دینی معلومات میں اِضافہ ہو یا نعتیں وغیرہ سن لیں کہ اِس سے بھی ذِہن ہلکا پھلکا اور تروتازہ ہو جاتا ہے۔ مغرب سے پہلے اِن چیزوں سے فارغ ہو جائیں اور پھر مغرب کی تیاری کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد جو آپ نے کل سنانا ہے اُس کو یاد کرلیں۔ عشاء تک اُس کو یاد کریں پھر عشاء کی نماز اور رات کو کھانا کھانے سے فارغ ہو کر کوشش کریں کہ باوُضو سو جائیں تاکہ صبح فجر میں آنکھ کھل جائے۔

بیٹا یہ تو آپ کا روزانہ کا ٹائم ٹیبل ہو گیا۔ اس میں آپ کا پڑھنا، کھیلنا، نماز پڑھنا سب ہی کچھ آ گیا۔ ماموں نے بلال اور عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر ماموں! اِس میں کھیلنا کہاں سے آ گیا؟ (بلال نے بے چین ہو کر پوچھا)

بیٹا میں نے آپ بتایا تو تھا کہ عصر تا مغرب سیر کریں، کتابیں پڑھیں، نعتیں سنیں۔ تو بیٹا جب آپ کتابیں پڑھیں گے تو اُن میں کئی باتیں ایسی ہوں گی جو عائشہ کو اور آپ کے دوستوں کو نہیں پتا ہوں گی۔ آپ اِن سے پوچھ لیجئے گا۔ یہ معلومات کی معلومات اور کھیل کا کھیل ہو گا۔ مثلاً آپ نے کوئی کتاب پڑھی اس میں لکھا تھا کہ سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زِیادہ تلاوتِ قرآن کرتا ہے یہ قول ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اب آپ کسی سے سوال کریں کہ یہ بتائیں کہ سب سے زِیادہ عبادت گزار کون ہے؟ وہ صحیح بتادیں تو ٹھیک، ورنہ آپ صحیح جواب بتادیں۔ یہ آپ کا کھیل کا کھیل اور معلومات کی معلومات ہے، ضروری نہیں کہ اُچھل کود کے کھیل کھیلے جائیں۔ کھیل اِس طرح بھی ہو سکتا ہے اور کھیلنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ کھیلنے سے ذِہن فریش ہو تو بیٹا جب آپ یہ کھیل کھیلیں گے تو آپ کو خود ہی پتا چل جائے گا کہ اِس سے کتنا فائدہ ہوتا ہے اور اس سے معلومات میں کتنا اضافہ ہوتا ہے۔ ماموں جان نے سمجھاتے ہوئے کہا اور بلال نے یوں گردن ہلانا شروع کر دی، جیسے اب سمجھ میں آیا ہو۔

ماموں جان لڑکیاں تو سیر کرنے نہیں جاسکتیں نا؟ (عائشہ نے سوال کیا)

بیٹا یہ جو میں نے آپکو بتایا کہ عصر کے بعد سیر کرنے جانا چاہئے، اسلئے بتایا ہے کہ ہمارے ایک بہت بڑے عالم مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعد نمازِ عصر اپنے گھر سے حضرت کانواں والی سرکار (یہ مجذوب بزرگ ہیں) کے مزار پر حاضری دینے کیلئے نکلتے اور مغرب سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے تھے یہ آپ کا روزانہ کا معمول تھا اور یہ چیز آپ کی سیر تھی اور بیٹا عائشہ لڑکیوں کو تو ویسے بھی گھر میں کئی کام ہوتے ہیں اور ان کو تو ویسے بھی بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا چاہئے۔ (ماموں نے عائشہ کو سمجھاتے ہوئے کہا)

ماموں میں اپنے کچے پاروں کا کیا کروں (بلال نے پوچھا)

بیٹے سب سے پہلے اس کیلئے سبق بند کر دیں اور تب تک سبق نہ لیں، جب تک کچے پارے مضبوط نہ ہو جائیں۔

اب آیئے اس طرف کہ پارے کچے کیوں ہوتے ہیں؟ مدرسے سے چھٹی کرنے پر پارے کچے ہو جاتے ہیں یا پھر مدرسے جاتے ہوئے منزل نہ سنانے کی وجہ سے پارے کچے ہو جاتے ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ سبق جب گھر سے یاد کر کے نہیں جاتے تو مدرسے میں یاد کرنا پڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب سبق مدرسے میں یاد کریں گے تو وقت سبقی اور منزل کیلئے نہیں بچتا، اگر کسی طرح سبقی سنا لی تو منزل نہیں سنا پاتے، اس طرح سے پارے کچے ہونا شروع ہو جاتے ہیں، پہلے پہلے پارے کا آخری پاؤ کچا ہوتا ہے اور جب آخری پاؤ کچا ہوتا ہے تو شیطان اس پارے کو پڑھنے نہیں دیتا کہ اس پارے کو پڑھنے میں مزہ نہیں آتا کہ اس میں غلطیاں آتی ہیں اور میں بھول جاتا ہوں، یا اٹک آتیں ہیں اور ظاہر ہے جب اس پارے پر توجہ نہیں دی جائے، بجائے اس کو پڑھنے کے یاد کرنے کے بالکل چھوڑ دیا جائے۔ بالآخر انسان اس کو بھول ہی جاتا ہے اور پھر اُس کو نئے سِرے سے یاد کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن محسوس ہوتا ہے اور ظاہر ہے جب گھر پر پڑھیں گے نہیں، سبق مدرسے میں یاد کریں گے، چھٹی سو کر گزار دیں گے تو کچا پارہ مضبوط کیسے ہو؟

اِس کا سب سے بہترین حل یہی ہے کہ سبق فوراً بند کر دیا جائے اور شیطان کے اس وَسوسے سے بچا جائے کہ میں تو دس پاروں کا حافظ ہوں، جب تیس پارے مکمل ہو جائیں گے تب اِن کچے پاروں کو مضبوط کرلوں گا۔ (نہیں بیٹا ہرگز نہیں) شیطان کے اس وار سے ہمیں فوراً بچنا ہے۔ تھوڑا یاد ہو مگر اچھا یاد ہو، یہ نہیں کہ آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور پیچھے بھولتے جا رہے ہیں کیونکہ بعد میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسلئے ابھی سے سبق بند کر دیں اور پہلے اپنی منزل مضبوط کریں اور پھر سبق لیں ورنہ پھر ذہن پر ایک فکر ہر وقت لگی رہتی ہے کہ میرے کچے پاروں کا کیا ہوگا؟ کچے پارے مضبوط کرنے سے پہلے یہ دیکھیں کہ میرے کل پارے کتنے ہیں؟ مثال کے طور پر ابھی آپ کے کل دس پارے ہوئے ہیں۔ اِس میں چار پارے پکے ہیں اور بقیہ چھ پارے کچے ہیں، اب کچے پاروں کی بھی اقسام ہوتی ہیں مثلاً ایک پارہ ایسا ہے جو پاؤ پاؤ کر کے یاد ہو جاتا ہے،

ایک پارہ دو دِن میں یاد ہوجاتا ہے اور ایک پارہ ایسا ہے اُس کو بالکل بھول چکے ہیں، اس کو دوبارہ یاد کرنا پڑے گا۔

ٹھیک ہے! ماموں نے بلال اور عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی ماموں دونوں نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اب جو آپ کے پکے پارے ہیں اُس میں سے دو پارے روزانہ قاری صاحب کو سنائیں تاکہ یہ کچے نہ ہوجائیں پھر وہ پارہ جو آپکے نزدیک دو دِن میں یاد ہوجاتا ہے اُس کو دو دن میں سنا دیں، مگر اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ مدرسے کا ناغہ نہ ہو اور کچا پارہ گھر سے یاد کر کے آئیں۔ اب جب یہ پارہ بالکل پختہ ہوگیا تو اُس کو سبقی میں شامل کرلیں اور منزل کے وہی پارے سناتے رہیں، اب آپ وہ پارہ دیکھیں جو آپ کو دوسرے پاروں کی نسبت جلدی یاد ہوجائے، پاؤ پاؤ یا دو تین رکوع وہ آپ قاری صاحب کو سناتے رہیں۔ اس میں یہ احتیاط رکھیں کہ اگر آپ کے اس پارے کے دس رکوع بھی پکے ہوجائیں ان کو سبق سے پہلے یا بعد ضرور سنائیں اور سبقی اور منزل بھی مستقل سناتے رہیں۔

یاد رکھیں کامیاب وہی ہوتا ہے جو مستقل محنت کرتا ہے اگرچہ یہ نفس کو دشوار محسوس ہوگا مگر اِن شاءَ اللہ عزَّ وجلَّ آپ کیلئے بہت ہی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ٹھیک!

اب آپ سمجھیں آپ کے دس میں سے نو پارے بالکل مضبوط ہوچکے ہیں۔ اب آخری پارہ یاد کرنا ہے جو آپ بالکل بھول چکے ہیں اب اس کو رکوع رکوع یاد کرلیں اور سناتے رہیں، زیادہ یاد ہوتا ہے تو زیادہ سنائیں، اس طرح آپ کے تمام پارے مضبوط ہوجائیں گے اور یہ یاد رکھیں اِس تمام پیریڈ میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں اور نہ یہ سوچیں کہ میں تو پیچھے رہ گیا، میرا اتنے دن سبق بند رہا، میرا فلاں دوست آگے بڑھ گیا، والدین ناراض ہوں گے کہ اتنے دن سبق کیوں نہیں ملا؟ تو میرے بیٹا! یہ سب شیطان کے بہت خطرناک وار ہیں، آپ تو سب سے آگے نکل گئے کل کو آپ کا امتحان ہوگا تو آپ کو کچے پاروں کی بالکل فکر نہیں ہوگی کہ اِن کے نمبر کٹیں گے اور رہے دوست کہ دوست آگے نکل گئے تو کیا ہوا آپ بھی محنت کریں اگر پہلے ایک رکوع سناتے تھے اب ڈیڑھ رکوع سنایئے یا دو دو رکوع گھر سے یاد کر کے آیا کریں۔ پہلے گھر میں نہیں پڑھتے تھے، اب پڑھا کریں، استاد سے ڈرتے تھے کہ کچے پارے سنانے ہوں گے، اب پوری توجہ سے سنایا کریں، اب آپ کے سر سے اتنی بڑی فکر تو اُتر گئی کہ میرے کچے پارے مضبوط ہوگئے ہیں اور رہے والدین تو اُن کو بتا دیجئے کہ میں اب اچھا بچہ بن گیا ہوں، اب گھر میں پڑھا کروں گا مدرسے کی چھٹی نہیں کروں گا اور جو ہفتے میں چھٹی آتی ہے، اُس میں بھی کچھ نہ کچھ سبقی اور منزل پڑھا کروں گا تو اِن شاءَ اللہ عزَّ وجلَّ وہ بھی آپ سے خوش ہوجائیں گے۔

اور بیٹا عائشہ آپ نے تو ابھی حفظ کرنا شروع نہیں کرا، میں آپ کو بہت اہم باتیں بتاتا ہوں اگر آپ بلکہ کوئی بھی اِن باتوں پر عمل کرلے تو تو اِن شاءَ اللہ عزّ وجل بہت جلد باعمل حافظِ قرآن بن جائے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی دعا مانگیں تو خالی حافظِ قرآن بننے کی نہ مانگیں بلکہ اِس طرح مانگیں کہ یَا اِلٰہَ الْعٰالَمِیْن! مجھے باعمل حافظِ قرآن بنا۔ ٹھیک!

قرآنِ کریم حفظ کرنے سے پہلے یہ ذہن بنائیں کہ یہ میرے اوپر بوجھ نہیں ہے بلکہ یہ باعثِ سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ میں نے جو ٹائم ٹیبل آپ کو بتایا ہے، اِس پر سختی سے عمل کریں اور ہاں سب سے بڑی اور اہم بات کہ قرآن ان سے پڑھنا سیکھیں جو صاحبِ قرآن کی عزت کرتے ہوں، ایسے بدعقیدہ لوگوں کے پاس پڑھنے نہ جائیں کہ جنکے بارے میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت پروانۂ شمعِ رسالت الشاہ مولانا احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ وہابیوں سے اپنا بچہ پڑھوانا کیسا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، حرام، سخت حرام ہے۔ بلکہ اہلسنّت والجماعت کے کسی ایسے مدرسے میں داخلہ لیں جہاں پر باادب اور باعمل بنایا جاتا ہو۔ جہاں پر پیارے پیارے آقا میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودوسلام پڑھنا سکھایا جاتا ہو اور اگر کہیں ایسے ویسے مولویوں سے پڑھ لیا جو ہمارے بزرگوں کے افعال کو شرک اور بدعت کہتے ہوں تو ڈر ہے کہ کہیں خود اِن جیسے نا ہوجائیں اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ایسے بلند معیار کے مدرسے میں تعلیم حاصل کریں جہاں پر قرآن پاک تجوید وترتیل کے ساتھ پڑھنا سکھایا جاتا ہو، ورنہ آپ کا پڑھنا بیکار بلکہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ وہ اِس لئے کہ قرآن پاک کو عربوں کے طریقے پر پڑھنے کا حکم ہے اور اگر ہم اس کو اُردو طریقے پر مجہول پڑھیں گے تو ثواب کے بجائے ڈر ہے کہیں عذاب کے مستحق نہ ہوجائیں۔

حفظ کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ قرآنِ کریم ناظرہ، تجوید کے ساتھ پڑھنا آتا ہو، یعنی ت، ط میں فرق، ث، س اور ص میں فرق۔ اس طرح سے کہاں کھینچنا ہے، کہاں غُنّہ کرنا ہے اور کہاں ٹھہرنا ہے اور کس جگہ ملا کر پڑھنا ہے۔

جب بھی قرآن پڑھنے بیٹھیں تو کوشش کریں کہ اُلٹا پاؤں بچھا کر سیدھا پاؤں کھڑا کرلیں۔

ماموں جس طرح کھانا کھاتے ہیں اُس طرح؟ (عائشہ نے دریافت کیا)

جی ہاں اُسی طرح...... پھر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی وہاں پر رکھیں جہاں پڑھ رہے ہیں اور اُلٹا ہاتھ قرآن کے دوسرے صفحے پر اس طرح رکھیں کہ وہ ہوا سے نہ اُڑے اور اپنی ساری توجہ قرآن پر رکھیں کہ میں کیا پڑھ رہا / رہی ہوں۔

تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد اب قرآن مجید کی ایک آیت یاد کریں جب یہ آیت یاد ہوجائے تو دوسری آیت یاد کریں اب جب دوسری آیت یاد ہوگئی تو ان آیات کو ایک مرتبہ دیکھ کر پڑھیں پھر بغیر دیکھے پڑھیں پھر تیسری آیت کو دیکھ کر پڑھیں پھر اُس کو بھی بغیر دیکھے یعنی زبانی یاد کرلیں۔ اب جب تیسری آیت بھی زبانی یاد ہوجائے تو پہلی، دوسری اور تیسری آیتوں کو دیکھ کر پڑھیں پھر بغیر دیکھے پڑھیں اگر بغیر دیکھے پڑھنے میں کوئی اٹک آجائے تو پھر اُس کو دُور کریں۔

یاد رکھیں! قرآن مجید اِس طرح یاد کریں کہ سوچنا نہ پڑھے کہ اب آگے کیا لکھا ہے، نہ ہی اٹک آئے۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ سوچ کر پڑھتے ہیں یا اٹک آتی ہے تو پہلے رَوانی پیدا کریں پھر آگے یاد کریں اور یہ بات سختی سے یاد رکھیں کہ قرآن شریف اِتنی آواز سے پڑھیں کہ کم از کم خود کو آواز ضرور آئے، ورنہ دل ہی دل میں پڑھنے سے کچھ بھی یاد نہ ہوگا، ہاں اگر اور بلند آواز سے یاد کریں گے تو زیادہ فائدہ ہوگا مگر پڑھنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کوئی پریشان نہ ہو، نہ یہ ہو کہ گھر میں کوئی سو رہا ہو اور وہ آپ کے پڑھنے سے اُٹھ جائے، اس کیلئے مناسب یہ رہے گا کہ اکیلے کمرے میں سبق وغیرہ یاد کریں۔ اس طرح اکیلے پڑھنے سے توجہ نہیں بٹتی اور سبق وغیرہ بھی جلدی یاد ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آواز میں نِکھار یعنی خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، غلطیاں معلوم ہو جاتی ہیں، دل سے چور نکل جاتا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آواز جہاں جہاں جاتی ہے، وہ چیز کل آخرت میں گواہی دے گی کہ یا اللہ عزوجل یہ دُنیا میں تیرا ذِکر کرتا تھا اِس کو بخش دے تو غیب سے آواز آئے گی جا ہم نے اِسے بخش دیا۔

سبحان اللہ عزوجل سبحان اللہ عزوجل (بلال اور عائشہ نے کہا)

اچھا اب یہ بات ذِہن نشین رہے کہ مدرسے سے چھٹی کبھی نہیں کرنی۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو بچہ دَورانِ حفظ ایک دن کی چھٹی کر لیتا ہے وہ چالیس دن پیچھے رہ جاتا ہے اور جو بچہ ناظرہ پڑھتا ہے اگر وہ چھٹی کرلے تو سات دِن پیچھے رہ جاتا ہے۔ چھٹی نہ کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں پڑھنے کے معاملے میں بھی سستی نہیں دِکھانی ہے اور ہر چیز مدرسے میں وقت پر سنانی ہے، شیطان لاکھ بہکائے کہ تھوڑی دیر دوست سے باتیں کرلو، ہنسی مذاق کرلو، تھوڑی سی دیر میں کیا ہوگا، ہرگز شیطان کی اس چال میں نہ آئیں کہ تھوڑی سی دیر میں کیا ہوگا؟ یاد رکھیں! شیطان آہستہ آہستہ پہلے چھوٹے گناہوں میں مبتلا کرتا ہے پھر رفتہ رفتہ بڑے گناہوں کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اگر ہم شروع میں ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بچیں، جن کا شریعت میں منع ہے تو شیطان ہمیں بڑے گناہوں میں مبتلا نہ کر پائے گا اور بیٹا یہ بات تو ویسے بھی غلط ہے کہ استاد کی نظر سے بچ کر ایک دوسرے کو اِشارے کرنا شروع کردیئے۔ اب دیکھیں قرآن کریم پڑھنے کا ثواب تو ہمیں اللہ تعالیٰ دیتا ہے نا کہ قاری صاحب اور اگر یہ بات ذِہن میں رہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کیلئے قرآن پڑھتے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل ہم شیطان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہیں گے اور قرآن مجید کھول کر باتیں کرنا، یہ تو بے ادبی ہے میں آپ کو ایک واقعہ سنا تا ہوں۔

ایک ہمارے بہت بڑے عالم اور امام، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں دَرس دے رہے تھے۔ طالب عالم درس سن رہے تھے کہ اچانک آپ کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے مگر آپ درس دیتے رہے پھر بار بار آپ کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے رہے اور آپکے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا، مگر آفرین ہے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ آپ نے ذرا سی بھی حرکت کی ہو بہر حال جب درس ختم ہوا تو لوگوں نے وجہ پوچھی کہ حضرت کیا بات ہے؟ درس کے دَوران ہم نے محسوس کیا جیسے بار بار آپ کو سخت اذیت مل رہی ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا، وجہ جاننا چاہتے ہو تو یہ دیکھو، یہ کہہ کر آپ نے اپنے کپڑے جھاڑے تو اُس میں سے ایک بچھو نکل کر بھاگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اس نے مجھے درس دینے کے دوران چھ بار ڈنگ مارا، مگر کیوں کہ میں سرکارِ عالی وقار، شہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا تھا، اس لئے میں نے گوارا نہیں کیا کہ مجھ سے درس دینے کے دوران کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے کہ وہ بے ادبی میں شامل ہو جائے۔

ہیں ماموں جان! (بلال نے حیرت سے پوچھا) جبکہ عائشہ بھی حیرت سے یہ واقعہ سن رہی تھی۔

جی بیٹا یہ سچا واقعہ ہے۔ ہمارے جو بزرگانِ دین تھے وہ ایسے ہی باعمل، متقی، پرہیزگار اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرتے تھے، اسی لئے ہم اُن کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں۔ اب آپ دیکھ لیں، بچھو اُنہیں مسلسل کاٹ رہا، مگر آپ بڑے صبر و استقلال کے ساتھ درس دیتے رہے اور ایک آج ہم ہیں قرآن کھول کر باتیں کرتے ہیں اور بے چینی سے پہلو پر پہلو بدلتے رہتے ہیں کہ کب چھٹی ہو اور کب گھر جائیں تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان کی سیرت پر چلیں تو ہمیں قرآن کی بے ادبی سے بچنا ہو گا۔

اب میں دوسری طرف آتا ہوں۔ ماموں جان نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

اکثر ایسا ہوتا کہ کلاس میں ایک قاری صاحب ٹِک کر نہیں پڑھاتے، ہر ہفتے بدلتے رہتے ہیں، جس سے پڑھائی پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ قاری صاحب چھٹی پر ہوتے ہیں اور کلاس میں پڑھانے والا کوئی بھی نہیں ہوتا، ایسی صورت حال میں آپ اپنی سبقی اور منزل پر بھرپور توجہ دیں، ورنہ بھول جانے کا اندیشہ ہے۔ اب جیسے ایک ہفتے قاری صاحب مدرسے تشریف نہیں لاتے وہ بیمار ہیں یا کوئی اور وجہ ہے تو آپ اپنی وہ منزل اور سبقی جو آپ نے قاری صاحب کی موجودگی میں قاری صاحب کو سنانا تھی اپنے ساتھی کو سناتے رہیں، ورنہ اگر آپ یہ سوچ کر کے کہ چند دن قاری صاحب نہیں ہیں، خوب اُچھل کود کر لو، عیش کر لو، یہ بات نقصان پہنچائے گی اور آپ کی منزل اور سبقی کچی ہو جائے گی۔ سبق تو ویسے ہی بند تھا، بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے رہ جائیں گے اور قاری صاحب کی غیر حاضری میں آپ ہرگز چھٹی نہیں کریں۔ اکثر بچے ایسا کرتے ہیں کہ اپنے والدین سے کہہ دیتے ہیں کہ قاری صاحب تو آئیں گے نہیں، وہ چھٹیوں پر ہیں لہٰذا میں مدرسے نہیں جا رہا۔ آپ اِس طرح ہرگز نہ کریں کیونکہ چھٹی کرنے کے بعد آپ گھر میں یا تو سوتے رہیں گے یا کھیلتے رہیں گے۔ شیطان آپ کو گھر میں ہرگز پڑھنے نہیں دے گا، جبکہ مدرسے میں تشریف لا کر آپ بہت کچھ پڑھ لیں گے۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ ایسا بھی ہوتا ہے قرآن حفظ کرنے کے دوران طالب علم کبھی کبھی بیمار بھی ہوجاتے ہیں، جب بیمار ہوتے ہیں تو لازماً چھٹیاں بھی کرتے ہیں جس سے اِن کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے اور کبھی کبھی ایک دو پارے بھی کچے ہوجاتے ہیں پھر وہ دِل برداشتہ ہوکر قرآن کریم حفظ کرنے جیسے عظیم اور پیاری پیاری سعادت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بیٹے ایسے کسی بھی موقع پر ہمّت نہ ہارنی چاہئے بلکہ محنت کرکے اپنا نقصان پورا کرنا چاہئے۔ جیسے ایک دوکاندار اگر بیمار ہوجائے تو اس کی دوکان چند دن کیلئے بند ہوجاتی ہے مگر جیسے ہی وہ تندرست ہوجاتا ہے تو اُس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اپنا وہ نقصان پورا کرلوں جو میرا چند دن دوکان بند ہونے کی وجہ سے ہوا ہے اور بیٹا اگر وہ ہمت ہار دے اور اپنی دوکان کو مستقل بند کردے، تو ظاہر ہے لوگ اُس کو بے وقوف ہی کہیں گے اور بیٹا اِس کا تو صرف دنیا کا نقصان ہوگا جبکہ اگر آپ حفظ کرنا چھوڑ دیں تو آپ کا نقصان دنیا اور آخرت دونوں کا ہوگا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کبھی بھی ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ وہ قرآن شریف میں خود ہی ارشاد فرماتا ہے:

یٰعبادی الذین اسرفو علی انفسھم لا تقنطو من رحمتِ اللّٰہ ط

ترجمہ: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔

بیٹا اِس لئے علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ کبھی بھی اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ مسلسل کوشش اور اِخلاص کے ساتھ محنت کرتے رہنا چاہئے۔ اچھا اب یہ بتائیں کہ قرآن شریف میں کل کتنے رکوع ہیں؟ (ماموں نے بلال سے پوچھا)

مجھے تو نہیں معلوم بلال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ چلیں میں بتا دیتا ہوں۔ قرآن میں کل پانچ سو اٹھاون رکوع ہیں اور سال میں تین سو پینسٹھ دِن ہوتے ہیں گویا ہم اگر ایک رکوع مستقل سبق کا سنائیں تو پانچ سو اٹھاون رکوع پانچ سو اٹھاون دِن میں یاد ہوجائیں اور پانچ سو اٹھاون دِن کی کل مدّت ایک سال چھ ماہ اور تیرہ دن بنتی ہے، گویا ڈیڑھ سال کی مدّت میں قرآن شریف زبانی یاد ہوسکتا ہے، مگر اس کیلئے مستقل مزاجی شرط ہے۔

مگر ماموں جان اس دوران چھٹیاں بھی تو آتی ہیں۔ (بلال نے کہا)

تو بیٹا چھٹیوں میں بھی پڑھ لیں اور اگلے دِن زیادہ سنا دیں۔ جیسے ہفتے میں ایک دن چھٹی آتی ہے، آپ چھٹی کے روز بھی ایک رکوع کرلیں اور اگلے دن دو رکوع سنا دیں۔ جس طرح چھٹی میں کھانے کی سونے کی اور دیگر امور کی چھٹی نہیں ہوتی، اِسی طرح سے نماز اور قرآن بلکہ کسی بھی نیک کام کی چھٹی نہیں ہوتی۔

بیٹا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ سبق یاد نہیں ہوتا، لاکھ کوشش کریں مگر ذہن میں کچھ نہیں بیٹھتا، ایسا چند وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے، میں آپ کو وہ وجوہات بتاتا ہوں، آپ اُس کو اپنی ڈائری میں لکھ لیں۔

کب سبق یاد نہیں ہوتا ؟

ذہنی پریشانی کی وجہ سے، عصر کے بعد یا دوپہر کے وقت یاد کرنے سے، بے توجہی کی وجہ سے، زیادہ کھانے اور نیند کی زیادتی کی وجہ سے، بھوکے رہنے کی وجہ، کہیں جانے یا کسی کام کی فکر سے بھی ایسا ہوتا ہے کہ اُس وقت سبق یاد نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں پہلے ذہن یہ بنائیں کہ مجھے پہلے قرآن یاد کرنا ہے بعد میں کوئی اور کام کرنا ہے۔ ہاں عصر کے بعد کا یاد کیا ہوا سبق زیادہ دیر ذہن میں رہ نہیں پاتا، اس لئے عصر کے بعد یاد نہ کریں۔

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی ایک آیت تو پڑھ لی مگر دوسری آیت کا شروع ذہن میں نہیں آتا۔ سبقی اور منزل سناتے یا بغیر دیکھے پڑھتے وقت ایسا ہوتا ہے میں آپ کو ایسی آیات یاد کرنے کا آسان طریقہ بتاتا ہوں۔

مثال کے طور پر آپ تیسویں پارے کی سورۃ نبا بغیر دیکھے پڑھ رہے ہیں، پڑھتے پڑھتے آپ اِس آیت پر پہنچے:

ذَالك اليومَ الْحق فمن شَآء اتخذَ اِلی ربِّه مابا ہ آپ نے یہاں تک بغیر کہیں اَٹکے رَوانی کے ساتھ پڑھا، مگر یہاں پہنچ کر آپ رُک گئے، آپکے ذِہن میں اگلی آیت کا شروع نہیں آرہا تو اس کو اس طرح پڑھیں: فَمن شآء اتّخذ اِلی ربه مابا ہ اگلی آیت کو بھی پڑھیں اِنّآ اَنذرنٰکم عذاباً قریباً ہ اب اِس پہلی آیت کا آخری حصہ پڑھیں، وقف کریں اور پھر ملا کر دوسری آیت کا شروع پڑھیں۔ جیسے اِلیٰ ربّه مابا ہ اِنّآ اَنذرنکم پھر پڑھیں اِلیٰ ربّه مابا ہ اِنّآ اَنذرنکم پھر پڑھیں اِلیٰ ربّه مابا ہ اِنّآ اَنذرنکم جب اِس طرح بار بار کی تکرار کریں گے تو دوسری آیت کا شروع ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائیگا۔ اب پھر پہلی آیت کو شروع سے پڑھیں ذَالك اليومَ الْحق ط فمن شَآء اتخذَ اِلی ربِّه مابا ہ یہاں تک ابھی آپ پڑھیں گے تو ذہن میں دوسری آیت کا شروع آجائے گا۔ اس طریقے کو میں نے کئی حفاظ کو بتایا اور انہوں نے عمل کیا اور بہت فائدہ اٹھایا۔

اب میں آپ کو وہ اوقات بتاتا ہوں، جس وقت قرآن جلدی یاد ہوجاتا ہے، اب اس کو اپنی ڈائری میں لکھ لیں۔

سبق کب جلدی یاد ہوتا ہے؟

صبح فجر کے بعد، طلوعِ آفتاب کے بیس منٹ بعد سے لے کر صبح دس بجے تک، مغرب کے بعد، عشاء کے بعد اور سب سے بہتر وقت فجر سے پہلے یعنی تہجد کا وقت ہے، اِس وقت قرآن پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے اور جلدی یاد بھی ہو جاتا ہے اگر یاد کرتے وقت یہ احتیاط کی جائے کہ نہ تو پیٹ بالکل خالی ہو اور نہ ہی حلق تک بھرا ہوا ہو، تو سبق جلدی یاد ہو جائے گا۔

خیر آپ لوگ کم ازکم فجر کے بعد اور مغرب کے بعد تو ضرور یاد کیا کریں اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ سنیوں کے امام مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مغرب کے بعد ہی قرآن یاد کرتے تھے۔

جی ماموں مجھے پتا ہے (بلال نے چہک کر جواب دیا)

اور عائشہ آپ کو؟ (ماموں نے عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہا)

نہیں ماموں جان! (عائشہ نے جواب دیا)

بیٹا یہ تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بہت بڑے عالم تھے مگر آپ حافظِ قرآن نہ تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپکو حافظِ قرآن بھی لکھ دیا۔ اب آپ عالم تو تھے، حافظ نہ تھے۔ آپ نے سوچا کہ چلو کہیں اسکا لکھا غلط نہ ہو جائے ہم قرآنِ کریم حفظ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ آپ بعد نمازِ مغرب روز ایک پارہ بغور دیکھ لیتے، اِس طرح آپ کو مغرب تا عشاء ایک پارہ زبانی یاد ہو جاتا اور اس طرح آپ نے پورا قرآن تیس دِن میں یاد کر لیا۔

کیا! عائشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور وہ حیرت سے ماموں کو دیکھنے لگی۔

جبکہ ماموں اور بلال مسکرانے لگے۔ جی بیٹا! یہ حقیقت ہے اور یہ قرآن اور صاحبِ قرآن سے محبت کا نتیجہ ہے کہ آپ نے ایک ماہ میں اور ایک بزرگ نے ایک ہفتہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔

اچھا! بلال نے حیران ہو کر پوچھا، جبکہ عائشہ بھی حیرانی سے ماموں کو دیکھ رہی تھی۔

جی بیٹا! ایک مرتبہ ہمارے امام، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک بزرگ تشریف لائے اور عرض کیا کہ حضرت مجھے آپ سے عالم بننا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے قرآنِ پاک حفظ کرے آیئے۔ یہ بزرگ چلے گئے۔ ایک ہفتے بعد وہ پھر حاضر ہوئے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے عالم بننا ہے۔ آپ نے فرمایا، آپ میرے پاس پہلے بھی حاضر ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ پہلے قرآنِ کریم حفظ کر کے آیئے، پھر عالم بنیئے گا اُن بزرگ نے جواب دیا، حضرت میں نے اس ایک ہفتے میں قرآن مجید حفظ کر لیا ہے۔

سبحان اللہ عزّ وجل! دونوں بچوں کے مُنہ سے بے ساختہ نکلا اور ان کی آنکھیں عقیدت سے جھک گئیں کہ واقعی جو قرآن اور صاحب قرآن سے محبت کرتے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ ایسے ہی اِنعام واکرام کی بارش برساتا ہے اور ان کی سیرت قیامت تک مسلمانوں کیلئے مشعلِ راہ بنادیتا ہے۔

اور بیٹا یہ تو میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ خود ہمارے غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی اٹھارہ پاروں کے حافظ تھے ماموں نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا...... تو ماموں جان بتایئے نہ! (بلال نے بے چین ہو کر کہا)

بیٹا آپ کی والدہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بہت نیک سیرت خاتون تھیں اور اٹھارہ پاورں کی حافظہ تھیں۔ وہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے پہلے یہ اٹھارہ پارے تلاوت فرماتی رہتی تھیں اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح یہ پارے سن کر یاد کرلیا کرتی تھی، اِس طرح جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو آپ اٹھارہ پاروں کے حافظ تھے۔

سبحان اللہ عزّ وجل سبحان اللہ عزّ وجل (بلال اور عائشہ نے کہا)

اور میرے بیٹا! آپ کو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائی ہے کہ ہم اِس پروردگار کی مقدّس کتاب کو حفظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ورنہ اگر آپ کے والدین آپ کو کسی کارخانے میں کام پر لگادیتے تو آپ کیا کرتے؟ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ آپ کی عمر کے بچے سخت گرمی میں صبح سڑک پر اخبار فروخت کررہے ہوتے ہیں کوئی موٹر مکینک کا کام سیکھ رہا ہے، تو کوئی بچہ گاڑیاں صاف کر رہا ہے۔ وہ بے چارے صبح اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں۔ سخت گرمی ہو یا سردی، بارش ہو یا طوفان، ان کو دِن رات محنت کرنا پڑتی ہے اور اگر اِن کے حُلیے کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ وہ کئی کئی دن کپڑے نہیں بدلتے، پورے جسم پر گردوغبار جمع ہوجاتا ہے، پسینے بہہ رہے ہوتے ہیں، پاؤں میں چپلیں بھی موجود نہیں ہیں، مگر اُن کو مجبوراً اپنے کام میں مشغول رہنا پڑتا ہے، جبکہ اِس کے برعکس آپ صاف ستھرے کپڑے پہن کر باوُضو مدرسے جاتے ہیں، جہاں پنکھے چل رہے ہیں، ٹھنڈا پانی پینے کو میسر ہے اور بس مزے سے بیٹھے ہوئے قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے ہیں، نا ہی کوئی خاص تھکن ہوتی ہے اور ثواب کا ثواب ملتا رہتا ہے اگر امتحان وغیرہ میں پاس ہوجائیں تو انعام الگ ملتے ہیں۔ کہیے ہیں نا مزے؟ (ماموں نے بلال کو دیکھتے ہوئے کہا)

جی ماموں جان یہ بات تو ہے! (بلال نے جواب دیا)

اور بیٹا پھر علم حاصل کرنے کی کس قدر فضیلت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

۱......طالب علم کے کام سے راضی ہو کر اُس کیلئے فرِشتے اپنے باوز بچھا دیتے ہیں۔
۲......جب کوئی طالب علم کسی گاؤں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دِن کیلئے عذابِ قبر اٹھا لیتا ہے۔
۳......جو شخص علم سیکھنے کے اِرادے سے گھر سے نکلتا ہے تو سوراخوں میں چیونٹیاں، سُمندر میں مچھلیاں اور خشکی کے پرندے اور درندے سب اِس کیلئے اِستغفار کرتے ہیں۔
٤......جس شخص کا علم کی طلب میں اِنتقال ہو، شہید کا رُتبہ پاتا ہے اور علم کی طلب میں جس کے قدم خاک آلود ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُس کے بدن کو دوزخ پر حرام کردیتا ہے اور اُس کے دونوں فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اُس کی قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے اور اِس کے پڑوسیوں کی چالیس قبریں دائیں چالیس قبریں بائیں اور آگے پیچھے چالیس چالیس قبریں روشن ہوجاتی ہیں۔

اور بیٹا اسی لئے ہمیں شیطان پڑھنے نہیں دیتا کہ کہیں ہمیں اِتنی ڈھیر ساری رحمتیں اور برکتیں نہ مل جائیں۔ اسی لئے وہ طالب علم کو مدرسے سے روکنے کیلئے طرح طرح کے بہانے سکھاتا ہے اور طالب علم اس کی باتوں میں آکر مدرسے کی چھٹی کرلیتا ہے اور شیطان کا مقصد پورا ہوجاتا ہے اور شیطان کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ ہم علم دین سیکھ نہ پائیں۔ ظاہر ہے جب علمِ دین نہیں سیکھیں گے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، والدَین کے حقوق، رِشتہ داروں کے حقوق، اساتذہ کا ادب واحترام، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی اور دیگر باتوں کے بارے میں کیسے جان پائیں گے؟ اور ظاہر ہے جب دین کی اِن خاص باتوں سے بہرے رہ جائیں گے تو پھر کاہے کے مسلمان رہ جائیں گے۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں......ایک مرتبہ شیطان نے اپنا دربار لگایا اور چھوٹے شیطانوں سے اُن کی دِن بھر کی کارگزاری دریافت کی۔ شیطان آتے جاتے اور اپنے دِن بھر کی تفصیل پیش کرتے رہتے۔ ایک کہتا، سردار! آج میں نے ایک گھر لڑائی کروادی۔ دوسرا کہتا، میں نے آج قتل کروادیا۔ ایک کہتا، میں نے ایک آدمی سے چوری کروادی۔ ایک کہتا، میں نے ایک دوکاندار کے ذِہن میں یہ بات بٹھادی کہ چیزوں میں ملاوٹ کروگے تو زِیادہ فائدہ ہوگا، اب وہ مصالحوں میں مِلاوٹ کرکے انہیں فروخت کر رہا ہے۔ غرض بڑا شیطان چھوٹے شیطانوں کی رپورٹ سنتا رہا اور سر ہلا کر واپس جانے کا اِشارہ کرتا رہا۔ اتنے میں ایک شیطان نے کہا، سردار! آج ایک بچے کو اُس کی والدہ نے مدرسے جانے کیلئے بھیجا مگر میں نے اُس کو کھیل میں لگادیا اور اس طرح اُس کی چھٹی کروادی۔ جب بڑے شیطان نے یہ بات سنی تو بڑا خوش ہوا اور اُس نے اپنے تخت سے اُتر کر اُس کو اپنے سینے سے لگالیا اور خوب شاباشی دی۔ دوسرے شیطان حیران رہ گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ ہم نے چوری کروائی، قتل کروایا۔

اتنے بڑے بڑے گناہ کروائے مگر شیطان نے ہم کو شاباشی نہیں دی بلکہ اُس نے شاباشی دی بھی تو اُس کو دی جس نے صرف ایک بچے کو مدرسے جانے سے روک دیا۔ جب چھوٹے شیطانوں نے بڑے شیطان سے اس کی وجہ دریافت کی تو بڑے شیطان نے ایک قہقہہ بلند کیا اور کہا جاننا چاہتے ہو کہ میں نے اُس کو اتنی شاباشی کیوں دی تو میرے ساتھ آؤ۔ اب یہ بڑا شیطان آگے آگے اور چھوٹے شیطان پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آبادی میں داخل ہوئے۔ بڑے شیطان نے چھوٹے شیطانوں سے کہا تم یہاں کھڑے ہو جاؤ اور پھر تماشہ دیکھو کہ میں کیا کرتا ہوں۔ وہ یہ کہہ کر ایک مسجد کے پاس کھڑا ہو گیا۔ فجر سے پہلے کا وقت تھا، ایک بڑے میاں تہجّد پڑھنے کیلئے مسجد کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اِس شیطان نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور بڑے میاں کو آواز دے کر کہا، ذرا ایک گھڑی میری بات سنئیے گا۔ بڑے میاں نے قریب آ کر پوچھا، بتا کیا بات ہے؟ میں نے ابھی تہجد پڑھنی ہے۔ شیطان نے بوتل اُن کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے پوچھا، بڑے میاں کیا اللہ تعالیٰ اس بوتل میں ساری دُنیا جمع کرسکتا ہے۔ اب بڑے میاں عالم نہ تھے، صرف عابد تھے، کہنے لگے پاگل اتنی سی شیشی میں اِتنی بڑی دُنیا کیسے آئے گی جا جا اپنا کام کر۔ یہ کہہ کر بڑے میاں مسجد میں داخل ہو گئے۔ تھوری دیر بعد مؤذن نے فجر کی نماز کیلئے اذان کہی اور فجر کیلئے ایک نوجوان جو عالمِ دین تھے، نماز پڑھنے کیلئے مسجد کی طرف بڑھے ہی تھے کہ شیطان سامنے آ گیا اور وہی شیشی اُن کو دکھا کر پوچھنے لگا کہ ذرا مجھ کو یہ بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ اِس شیشی میں ساری دُنیا جمع کرسکتا ہے۔ وہ عالمِ دین تھے، سمجھ گئے، وہ فرمانے لگے کمبخت تو شیطان معلوم ہوتا ہے، ارے بدبخت! اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں کیا وہ سوئی کے ناکے میں سے اِس دنیا جیسی ستر دنیا جمع کردے۔ یہ کہہ کر وہ نماز پڑھنے چلے گئے۔

اب شیطان چیلوں کی طرف آیا اور کہا کہ دیکھا تم نے ایک جاہل نے اپنی جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اِنکار کر دیا اور کافر ہوا، حالانکہ وہ نمازی تھا، تہجد کی نمازیں پڑھنے والا تھا مگر عالم نہ تھا۔ اور ایک عالمِ دین نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کس طرح اظہار کیا کہ وہ چاہے تو اس بوتل میں کیا سوئی کے ناکے میں اِس طرح کی ستر جمع کر دے۔ تو شیطانوں تم نے دیکھ لیا کہ عالمِ دین ہمارے لئے کتنے خطرناک ہیں اگر سارے بچے عالمِ دین بن جائیں تو پھر ہمارا اُن کو بہکانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

یہ کہہ کر بڑا شیطان اپنے چیلوں کے ساتھ واپس ہو لیا۔

دیکھا بیٹا آپ نے شیطان کس طرح ہمارا دشمن ہے اگر آپ بھی شیطان کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے آپ خوب مدرسے کی چھٹیاں کریں اور پڑھائی سے جی چرائیں۔

نہیں ماموں جان! اب میں ہرگز چھٹی نہ کر کے شیطان کو خوش ہونے کا موقع نہیں دوں گا۔ (بلال نے جلدی سے کہا)

شاباش بیٹا شاباش! ماموں نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ اچھا بیٹا اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ حافظہ کمزور کیوں ہو جاتا ہے آپ ان تمام باتوں کو کہ جن سے حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، اپنی ڈائری میں لکھ لیں۔

حافظہ کمزور کیوں ہوجاتا ہے؟

زیادہ کھانے سے، زیادہ سونے سے، فضول بولنے سے، فجر اور عصر کے بعد سونے سے، سر میں جوئیں پڑ جانے سے، گالیاں بکنے سے، کثرت کے ساتھ کھٹے سیب کھانے سے، پہنے ہوئے کپڑوں سے ہاتھ منہ صاف کرنے سے، بُری صحبت سے، چوہوں کی روندھی ہوئی غذا کھانے سے، کھڑے ہوئے پانیوں کو دیکھنے سے، قبرستان میں قبر کے کتبے پڑھنے سے، بیت الخلاء میں جو انسانی فضلہ و پیشاب خارج ہوتا ہے اُن کو دیکھنے سے، غم سے، تفکّرات (فکر کی جمع ہے) سے، ٹی وی دیکھنے سے، گانے سننے سے، وڈیو گیم کھیلنے سے، جھوٹ بولنے سے، غیبت کرنے سے اور وہ وہ کام اور گناہ کرنے سے کہ جن سے شریعتِ مطہرہ نے منع فرمایا ہے اِن سے نا صرف حافظہ کمزور ہوتا ہے بلکہ پورے جسم پر ان کاموں کے بڑے بُرے اثرات مُرتب ہوتے ہیں۔

اب اپنی ڈائری میں لکھیں کہ

کن کن چیزوں سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے؟

پانچ وقت نماز پڑھنے سے، ہر وقت باوضو رہنے سے، ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر **یَا قَوِیُّ** پڑھنے سے (اگر اوّل و آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھ لیں تو اور زیادہ بہتر رہے گا)، رات کو سونے سے پہلے سات بادام پانی میں بھگودیں اور نہار مُنہ خوب چبا چبا کر کھائیں اِس سے بھی حافظہ مضبوط ہوتا ہے یا مصری، سبز سونف اور بادام ایک جتنی مقدار میں لے کر روزانہ کھائیں اس سے حافظے کے ساتھ ساتھ بینائی بھی تیز ہوتی ہے، مُنقّی کے ساتھ چھوٹے لوبان کا چھلکا نہار منہ کھانے سے بھی حافظہ مضبوط ہوتا ہے، کم کھانے سے، کم سونے سے، کم بولنے سے، آبِ زم زم اور بزرگوں کا جھوٹا پانی پینے سے، دُرود شریف پڑھنے سے، خانہ کعبہ اور گنبدِ خضرا کی زیارت کرنے سے، قرآن پاک کی تلاوت سننے اور سنانے سے، سر میں زیتون کا تیل (اگر وہ میسر نہ ہو تو کسی اچھے تیل) سے مالش کرنے سے، لوکی کھانے سے، گوگل پینے سے (گوگل ایک درخت کا نام ہے اس کو کندر بھی کہتے ہیں۔ گوگل کو اگر رات پانی میں بھگودیا جائے اور صبح سویرے پیا جائے تو اس سے بھی حافظہ مضبوط ہوتا ہے)، مسواک کرنے سے اور وہ کام اور گناہ سے بچنے سے جس سے شریعتِ مطہرہ نے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اِن تمام چیزوں سے نہ صرف حافظہ مضبوط ہوتا ہے بلکہ پورے جسم پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اب ان باتوں کو ذِہن نشین کرلیں، چاہیں تو لکھ بھی لیں کہ

کن کن چیزوں سے انسان اللہ کی رحمت سے دُور ہوجاتا ہے ؟

والدین یا استاد کا مذاق اُڑانے سے، اُن کی نقل کرنے سے، پیٹھ پیچھے منہ چڑانے سے یا یوں کہنے سے کہ آج استاد کا ایکسڈنٹ ہوجائے تو چھٹی ہوجائے گی یا وہ بیمار ہوجائیں یا استاد سے زبان درازی کرنے سے اگر یہ بھولے سے ماردیں یا ڈانٹ دیں اگرچہ آپ کی غلطی نہ ہو آپ خاموش رہیں اور غصّے میں نہ آئیں ، جو حکم دیں اُس کو فوراً پورا پورا کریں اگر خلاف شرع ہو تو حکم نہ مانیں آپ پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔ ہر نماز کے بعد اِن کیلئے اچھی اچھی دعائیں مانگیں، کبھی اِن سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں نہ ساتھ چلیں بلکہ پیچھے ہاتھ باندھ کر ادب سے چلنے کی کوشش کریں۔ جب بھی ملاقات ہو سلام میں پہل کریں اور اُن کے ہاتھ چوم لیں ایسا بھی نہ ہو کہ یہ نیچے بیٹھیں ہوں اور آپ اوپر بیٹھ جائیں بلکہ ادب تو یہ ہے کہ ان کے برابر بھی نہ بیٹھیں اور نہ برابر میں کھڑے ہوں بلکہ ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں اور کبھی بھی ان کا اِمتحان لینے کی کوشش نہ کریں۔

قرآن شریف کی بھی سخت تعظیم کریں، ہمیشہ باوضو تلاوت کریں، ہنستے مسکراتے ہوئے ہرگز نہ پڑھیں، نہ گاتے ہوئے پڑھیں، نہ اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ سننے والے کو بُرا محسوس ہو اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھیں کہ خود کو بھی سمجھ میں نہ آئے، خوب ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریں کہ سننے والے کا دِل خوشی سے جھوم اُٹھے۔

بیٹا اب میں آپ کو وہ وظائف اور دعائیں بتاتا ہوں، جن پر عمل کرنے سے قرآن مجید حفظ کرنا آسان ہوجاتا ہے، چاہیں تو انہیں بھی اپنی ڈائری میں لکھ لیں۔

حافظ قرآن بننے کے چند آسان نسخے

قرآن حفظ کرنے سے پہلے اگر سورۂ یوسف زبانی یاد کرلی جائے تو حفظ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ حفظ کرنے سے پہلے یا حفظ کرتے وقت اگر سرکارِ ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کا نقش اس نیت سے اپنے پاس رکھیں کہ میرا قرآن یاد کرنا آسان ہوجائے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل حفظ کرنا آسان ہوجائے گا۔ سورۂ مدثر پڑھ کر اگر اللہ تعالیٰ سے حفظ کیلئے دعا کی جائے اِن شاءَ اللہ عزوجل حفظ آسان ہوجائے گا۔ نمازِ حاجات پڑھ کر اس کے طریقے پر عمل کرنے سے قرآن کریم جلدی یاد ہوجائے گا۔ اِسی طرح سے نمازِ غوثیہ پڑھ کر اِس کے طریقے پر عمل کرنے سے حفظ کرنا آسان ہوجاتا ہے اور حضور غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی مدد فرماتے ہیں۔ قرآن پاک پڑھنے سے پہلے اگر ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھ لی جائے تو زبان کی لکنت دُور ہوجاتی ہے اور قرآن یاد ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر دِینی علوم پر بھی مہارت حاصل ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے:۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِی ہ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ہ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِنْ لِّسَانِیْ ہ یَفْقَھُوْ قَوْلِیْ ہ

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف یا کتاب پڑھنے سے پہلے اس دعا کو ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے تو قرآن یا کتاب پڑھنے والا ایک حروف بھی اِن شاءَ اللہ عزوجل نہیں بھولے گا، وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَ انْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اِسی طرح قرآن مجید پڑھنے سے پہلے ایک مرتبہ یہ دعا بھی ضرور پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ کُلِّ حَرْفٍ کُتِبَ وَ یُکْتَبُ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَ دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

ہر نماز اور قرآن شریف پڑھنے سے پہلے بھی اس دعا کو پڑھنے سے بہت فائدہ ہوجاتا ہے۔ دعا یہ ہے:۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

بیٹا آخر میں یہ ضرور یاد رکھیں کہ قرآن بھولتا وہی ہے جو کسی گناہ میں پڑجاتا ہے یا اس کی طرف سے غفلت برتتا ہے اگر کبھی ایسا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور جو کچھ بھول جائیں اُس کو یاد کرلیں، وہ بڑا رحمٰن و رحیم ہے، رؤف الرحیم ہے، ستار اور کریم ہے۔ وہ خود ہی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَ الذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا ط و انّ اللہ لمع المحسِنین

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اُنہیں راستہ دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

تو بیٹا جان! پتا چلا کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کو ایسے راستے دکھاتا ہے جن پر چل کر انسان بآسانی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ قرآن میں ایک جگہ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

یٰعبادی الذین اسرفو علی انفسھم لا تقنطو من رحمۃِ اللّٰہ ط
انّ اللّٰہ یغفر الذّنوب جمیعاً ط انّہ ھو الغفورُ الرحیم

ترجمہ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو
بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بیٹا! اس آیت سے ہمیں یہ بھی تعلیم ملتی ہے کہ اگر ہمارا قرآن کچا ہو گیا ہے (یعنی بھول گئے ہیں) تو ایسے میں اِسے یاد کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید لگائے رکھیں اِن شاءَ اللہ عزوجل وہ ضرور کرم فرمائے گا اور بیٹا کوشش کریں کہ حافظِ قرآن بننے کے دَوران اور بننے کے بعد صحبت ایسی اچھی اختیار کریں کہ جس سے آپ قرآن پاک نہ بھول پائیں بلکہ آپ کے ایسے اچھے دوست ہوں جو پابندِ شریعت ہوں، جن کی صحبت میں رہ کر اگر آپ کوئی غلطی بھی کریں تو وہ آپ کو نرمی سے سمجھا دیں۔ یاد رکھیں! جنت میں باعمل حافظِ قرآن ہی جائیں گے اگر آپ قرآن کے حافظ بن کر بھی بے عمل رہیں تو کیا فائدہ؟ لہٰذا کوشش اِس بات کی کریں کہ جو کچھ قرآن میں لکھا ہے، اُس پر عمل بھی ہو۔

اب بغور سنئے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے فضائل کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

١......سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

٢...... جو قرآن پڑھے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی۔

٣......اور قرآن زبانی یاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو جہنم کا عذاب نہ دے گا جس نے قرآن پاک کو حفظ کیا ہو۔

٤...... جو شخص کسی رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے گا وہ اُس رات غافلوں میں شمار نہ ہوگا۔

٥......تم میں بہتر وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔

٦......جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اُس کے گھر والوں میں سے ان دس اشخاص کے بارے میں اللہ تعالیٰ اِس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنّم واجب ہو چکا تھا۔

٧...... یقیناً یہ قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا، اس لئے جب تم قرآن پڑھو تو رویا کرو، اگر نہ رو سکے تو رونے کی کوشش ہی کرو اور تم اسے خوش آوازی سے پڑھو کیونکہ جو قرآن شریف خوش آوازی سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔

٨......صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا وہاں ہے۔

بیٹا! آپ نے دیکھ لیا قرآن پڑھنے کے کس قدر فضائل ہیں۔ ماموں جان نے احادیث سنانے کے بعد کہا۔

ماموں جان یہ آخری حدیث کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ (عائشہ نے ماموں سے پوچھا)

بیٹا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے بعد حافظِ قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اُس کو حکم ہوگا کہ تو جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن شریف پڑھتا تھا، یہاں بھی ایسے ہی پڑھ، جہاں پر پورا قرآن ختم ہو، وہ ساری جگہ تیری ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ حافظِ قرآن جنت کے ایک سِرے سے قرآن پڑھنا شروع کرے گا اور قرآن پڑھتے ہوئے چلتا جائے گا اور جہاں پر اُس کا قرآن ختم ہو گا وہ ساری جگہ حافظ کو مل جائے گی۔ ٹھیک ہے بیٹا اب آپ کو حدیث کا مفہوم سمجھ میں آ گیا ہوگا۔

جی ماموں جان! (عائشہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا)

ماموں جان اگر کسی کا دورانِ حفظ انتقال ہو جائے تو کیا یہ ساری فضیلتیں بھی اُس کو ملیں گے، جس کا دورانِ حفظ انتقال ہو جائے گا۔ (عائشہ نے سوچتے ہوئے ماموں سے دریافت کیا)

بیٹا اِس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب بندۂ مؤمن انتقال کر جائے اور وہ قرآن حفظ

نہ کر سکے تو ملائکہ حفظ کو حکمِ الٰہی ہوتا ہے کہ اِسے قبر میں قرآن مجید حفظ کرائیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے حُفّاظ قرآن کے ہمراہ اُٹھائے گا۔

واہ ماموں جان یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ (بلال نے خوش ہوتے ہوئے کہا)

بیٹا جس طرح قرآن کو یاد کرنے کے فضائل احادیث میں آئے ہیں، اسی طرح قرآن کو بھول جانے کی وعیدیں بھی احادیث میں وارِد ہوئی ہیں اور قرآن کو یاد کر کے بھول جانے والے کو روزِ قیامت سخت تر عذاب ہوگا (ماموں نے بلال اور عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہا) (اور دونوں بچوں نے سر ہلا دیے)

بیٹا آخر میں میں آپکو ایسا عمل بتا تا ہوں کہ جس کے پڑھنے سے انسان قرآن نہیں بھولتا، آپ اِس عمل کو بھی اپنی ڈائری میں لکھ لیں۔

قرآن پاک نہ بھولنے کا نسخہ

جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی دس آیتیں تلاوت کریگا وہ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ قرآن پاک نہ بھول پائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں۔

الٓمّٓ (١) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (٢) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ (٣) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (٤)
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ط
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (٥)
لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (٦) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ لا يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط
اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (٧) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٨) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (٩)
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (١٠)

ماموں جان کیا یہ آیتیں بستر پر لیٹے لیٹے بھی پڑھ سکتے ہیں (بلال نے پوچھا)

جی ہاں بیٹا قرآن شریف لیٹے لیٹے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ صرف اپنے پاؤں سمیٹ لیں اور جس قدر چاہیں تلاوتِ قرآن کریں۔

بلکہ جو بچے قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں انہیں چاہیے کہ چلتے پھرتے گاڑی میں آتے جاتے اپنی منزل وغیرہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اور کسی طرح بھی اپنا وقت برباد نہ کریں۔

مگر ماموں جان قرآن شریف اگر چلتے پھرتے یا گاڑی میں آتے جاتے پڑھیں اور پڑھتے وقت غلطی وغیرہ آجائے، تو اِسے کون بتائے گا؟

بیٹا اِس کیلئے آپ ایک پاکٹ سائز قرآن شریف لے لیں اور سینے پر جو جیب ہوتی ہے اُس میں اس کو رکھیں تاکہ سفر وغیرہ میں کوئی غلطی وغیرہ آجائے تو اس کو دیکھ سکیں۔

ٹھیک ہے ماموں جان! اب میں ایسا ہی کروں گا۔ (بلال نے کہا)

بیٹا جو باتیں میں نے آپ کو بتائیں ہیں اگر آپ ان پر سختی سے عمل کرلیں تو اِن شاءَ اللہ تعالیٰ بہت جلد باعمل حافظِ قرآن بن جائیں گے۔

ماموں جان اِن شاءَ اللہ عزوجل میں آپ کی تمام باتوں پر عمل کروں گا۔ (بلال نے ایک عزم سے کہا اور ماموں میں بھی عائشہ نے بھی کہا)

شاباش! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اِستقامت اور اِخلاص نصیب فرمائے۔ (ماموں جان نے کہا)

آمین! دونوں بچوں نے ایک ساتھ کہا۔